خاتمہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

اعتراض ہوسکتا ہے۔

(۲) اسی جواب مین معترض کے **اعتراض دوم** (کا اگر یہہ صفات فطری ہین تو نبوت و ہدایت عبث ہے) کا جواب بہی ادا ہوا۔ اسمین بیان ہوچکا ہے کہ ان صفات کے فطری ہونیکے یہہ معنے نہین کہ ان صفات و افعال کے وجود کیلئے صرف فطرت انسانی بلا اسباب خارجی کافی ہے۔ اور سابقاً بصفحہ (۳۵) بیان ہوچکا ہے کہ ملکیۃ و بہیمۃ کے لوگون کی فطرت مین داخل ہونیسے لازم نہین آتا کہ لوگ ان صفات کے مناسب کام کرنے مین مجبور رہین اور بصفحہ (۵۶) بیان ہوا ہے کہ اصول سعادت کا حصول و زوال و نقصان و کمال اسباب و وسائل سے ہوسکتا ہے۔ اور یہہ امر بہی عین مقتضائے فطرت ہے۔ اس بات سے معترض کا اعتراض دوم باطل ہوتا ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ لوگون کو اپنی فطرت کے مقتضا پر چلنا یا نہ چلنا اسباب خارجی سے تعلق رکہتا ہے جسکے سبب انکی فطری بہیمیت کا تابع روحانیت ہوجانا اور فطری روحانیت کا تابع بہیمیت ہوجانا ممکن ہے اس نظر سے انکو روحانیت کے تابع ہونیکے لئے ہدایت و تعلیم کی ضرورت ہے۔

(۳) اسمین اسکے اخیر اعتراض کا جواب بہی آگیا جسکا حاصل یہہ ہے کہ دعوت و تعلیمات انبیاء فطرت انسانی کے موافق ہین اور وہ فطرت تعلیم کی خود مقتضی ہے۔ فطرت کوئی امر ایسا مشخص جسمین اسباب خارجی کا اثر ممکن نہین بلکہ وہ محض قابلیت و صلاحیت کا نام ہے جسمین تعلیم و ہدایت اثر کرسکتی ہے۔ ان آخر دونون اعتراض کو مسئلہ تقدیر سے بہی پورا تعلق ہے اسلئے انکا پورا فیصلہ بحث تقدیر مین ہوگا۔ جسکا بیان بعد اثبات نبوت تعلیمات نبوت کی تفصیل مین آویگا انشاء اللہ تعالے۔